Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۵ | جمعرات ۲۷ جمادی الثانی ۱۴۱۰ھ ۲۵ صلح ۱۳۶۹ ہش ۲۵ جنوری ۱۹۹۰ء | نمبر ۲۲

وقف جدید میں نئی قربانیوں کی تحریک

"میں امید رکھتا ہوں کہ جماعت جس طرح باقی چندوں میں ہمیشہ مسلسل آگے بڑھنے والی رفتار کے ساتھ قربانیاں کرتی چلی آرہی ہے اور اس کی نیک جزائیں اس دنیا میں پاتی ہے اور آخرت پر اس سے بڑھ کر توقعات رکھتی ہے اسی جذبے کے ساتھ وقف جدید کے اس نئے سال میں بھی ہم پہلے سے بڑھ کر قربانیوں میں حصّہ لیں گے۔"

(ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ
الفضل ۱۱ جنوری ۱۹۹۰ء صہ ۵)

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"پہلے حاجت ماں باپ کی پڑتی ہے۔ پھر جب بڑا ہوتا ہے تو بادشاہوں اور حاکموں کی حاجت پڑتی ہے پھر جب اس سے آگے قدم بڑھاتا ہے اور اپنی غلطی کا اعتراف کرتا ہے اور یہ سمجھتا ہے کہ جن کو مَیں نے متولی سمجھا ہوا تھا وہ خود ایسے کمزور تھے کہ ان کو متولی سمجھنا میری غلطی تھی کیونکہ انہیں متولی بنانے میں نہ تو میری ضروریات ہی حاصل ہو سکتی تھیں اور نہ ہی وہ میرے لئے کافی ہو سکتے تھے۔ پھر وہ خدا تعالےٰ کی طرف رجوع کرتا ہے اور ثابت قدمی دکھانے سے خدا تعالےٰ کو اپنا متولّی پاتا ہے اس وقت اس کو بڑی راحت حاصل ہوتی ہے اور ایک عجیب طمانیت کی زندگی میں داخل ہو جاتا ہے۔ خصوصاً جب خدا کسی کو خود کہے کہ مَیں تیرا متولی ہوا تو اس وقت جو راحت اور طمانیت اس کو حاصل ہوتی ہے وہ ایسی حالت پیدا کرتی ہے کہ جس کو بیان نہیں کیا جا سکتا۔ یہ حالت تمام تلخیوں سے پاک ہوتی ہے دنیاوی حالتوں میں انسان تلخی سے خالی نہیں ہو سکتا۔ وحشتِ دنیا کانٹوں اور تلخیوں سے بھری ہوئی ہے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صہ ۵۳-۵۴)

"لوگوں نے تقویٰ کے چھوڑنے کے لئے طرح طرح کے بہانے بنا رکھے ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ جھوٹ بولے بغیر ہمارے کاروبار نہیں چل سکتے اور دوسرے لوگوں پر الزام لگاتے ہیں کہ اگر سچ کہا جائے تو وہ لوگ ہم پر اعتبار نہیں کرتے۔ پھر بعض لوگ ایسے ہیں۔ جو کہتے ہیں کہ سود لینے کے بغیر ہمارا گذارا نہیں ہو سکتا۔ ایسے لوگ کیونکر متقی کہلا سکتے ہیں۔ خدا تعالیٰ تو وعدہ کرتا ہے کہ مَیں متقی کو ہر ایک مشکل سے نکالوں گا۔ اور ایسے طور سے رزق دوں گا جو گمان اور وہم میں بھی نہ آ سکے۔ اللہ تعالےٰ تو فرماتا ہے جو لوگ ہماری کتاب پر عمل کریں گے ان کو ہر طرف سے اُوپر سے اور نیچے سے رزق دُوں گا۔ پھر فرمایا ہے کہ...... رزق تمہارا تمہاری اپنی محنتوں اور کوششوں اور منصوبوں سے وابستہ نہیں۔ وہ اس سے بالا تر ہے۔ یہ لوگ ان وعدوں سے فائدہ نہیں اٹھاتے اور تقویٰ اختیار نہیں کرتے جو شخص تقویٰ اختیار نہیں کرتا وہ معاصی میں غرق رہتا ہے اور بہت ساری رکاوٹیں اس کی راہ میں حائل ہو جاتی ہیں۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صہ ۵۴-۵۵)

صاحبزادہ عبدالرشید صاحب آف ایبٹ آباد کی گرفتاری

مکرم صاحبزادہ عبدالرشید صاحب آف ایبٹ آباد کے خلاف پولیس نے ۱۳ جنوری ۱۹۹۰ء کو ۲۹۸/c کے تحت مقدمہ درج کر لیا۔ صاحبزادہ صاحب نے اس مقدمہ میں ضمانت قبل از گرفتاری کروالی مگر پولیس نے ضمانت کی کنفرمیشن سے پہلے ان کے خلاف ایک اور مقدمہ M.P.O 16 اور دفعہ ۱۰۷ کے تحت درج کر کے انہیں گرفتار کر لیا۔ مکرم صاحبزادہ صاحب اس وقت ڈسٹرکٹ جیل ایبٹ آباد میں ہیں۔ احباب سے ان کی باعزت بریت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ ——— ناظر امور عامہ

ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں تین مقدمات میں ملوّث افراد کو بری کر دیا گیا

۱۔ مکرم حکیم مقبول احمد صاحب آف گوجرہ کے خلاف اپنے مکان و دکان پر کلمہ طیبہ لکھنے کی بناء پر ۱۰ اپریل ۸۸ء کو دفعہ C-298 کے تحت مقدمہ درج ہوا تھا۔ انہیں ۸ اکتوبر ۸۹ء کو اسسٹنٹ کمشنر گوجرہ نے بری کر دیا ہے۔

۲۔ مکرم محمد سعید صاحب زرگر آف پیرمحل کے خلاف ۱۹ اگست ۸۸ء کو ضیاء الحق کی اچانک موت پر ردّ عمل ظاہر کرنے کے الزام میں C-298 کے تحت مقدمہ درج کر کے انہیں گرفتار کر لیا گیا تھا۔ ضمانت کے بعد موصوف کے خلاف مقدمہ زیر سماعت رہا۔ بالآخر عدالت نے ۲۳ اکتوبر ۸۹ء کو انہیں بری کر دیا۔

۳۔ مکرم عامر حمید آف گوجرہ کے خلاف ۱۲ ستمبر ۸۴ء کو قرآن پاک کے بوسیدہ اوراق جلانے کے الزام میں مقدمہ درج ہوا۔ یہ مقدمہ دفعہ B-295، M.P.O 16 کے تحت درج ہوا تھا۔ تقریباً تین سال بعد اگست ۸۷ء میں عدالت نے انہیں بری کر دیا۔

طلباء کو محنت سے کام کرنے کی نصیحت

ارشادات سیّدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو)

"ہمارے مُلک کے لڑکے خود محنت نہیں کرتے اور جب فیل ہو جاتے ہیں تو کہہ دیتے ہیں کہ ہم تو کلاس میں ہوشیار تھے اور محنت بھی خوب کی۔ لیکن استاد کو ہم سے دشمنی تھی اسلئے اس نے ہمیں فیل کر دیا۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان کی زندگی کا وہ حصّہ جو انہوں نے عملی رنگ میں گزارنا تھا حصول تعلیم میں گزر جاتا ہے۔ ہمارے مُلک میں اوسط عمر ۳۵ سال ہے یورپ میں اوسط عمر ۴۵ سال ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ اس سے بڑی عمر نہیں ہو سکتی۔ بعض ۷۰-۸۰ سال کی عمر کو بھی پہنچ جاتے ہیں۔ لیکن جب اوسط نکالی جائے تو وہ یہی ۳۵ سال بنتی ہے۔ اور اگر ۲۵-۲۶ سال پڑھنے میں ہی لگا دیئے تو باقی کیا رہ گیا۔ حالانکہ ہر نوجوان کے اندر یہ احساس ہونا چاہیئے کہ وہ جلد سے جلد تیاری کو ختم کرے اور پھر اپنی قوم اور مُلک کی خاطر کوئی کام کرے۔ پس تم زیادہ سے زیادہ محنت کی عادت ڈالو۔ جب تک تم محنت کی عادت نہیں ڈالو گے اس وقت تک یہ امید کرنا کہ تم کوئی مفید کام کر سکو گے غلط ہے۔ کوئی مفید کام کرنے کے لئے ضروری

باقی صہ ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ

پبلشر : آغا سیف اللہ، پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ، مقام اشاعت: دارالنصر غربی ربوہ
قیمت : ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۵ صلح ۱۳۶۹ ہش ۲۵ جنوری ۱۹۹۰ء

اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا

ہم گھر کے لئے سَودا خریدتے ہیں تو یہ سوچ کے کہ کچھ رقم سودے پر خرچ ہو جائے اور کچھ ہمارے پاس بچ بھی جائے خدا جانے اگلے ہی لمحہ کیا ضرورت پیش آئے گی۔ کہ روپیہ پاس نہ ہُوا تو مشکل کا سامنا ہوگا، اور اگر کوئی ایسا نہ کرے اور ایک ہی دفعہ ساری کی ساری رقم خرچ کر دے تو اسے خرچیلا بھی کہیں گے اور نادان بھی۔ کچھ نہ کچھ بچا کر رکھنے کی تلقین تو بعض اوقات حکومتیں بھی کرتی ہیں تاکہ مُلک کے باشندے اَڑے وقت میں اپنے پاس کچھ نہ کچھ رکھتے ہوں اور مشکل سے دوچار نہ ہوں۔

لیکن اگر یہ ممکن ہو سکے کہ خرچ کرنے والے سے یہ کہہ دیا جائے کہ فلاں بات پر خرچ کرو اور جتنا چاہو کرو وہ رقم فوراً تمہیں واپس دے دی جائے گی بلکہ اس سے بھی بڑھ کر رقم واپس کر دی جائے گی۔ تو یقیناً خرچ کرنے والا انسان خُوب خرچ کرے گا۔ کیونکہ اس طرح خرچ کی جانے والی رقم کو تو وہ خرچ میں ڈالے گا ہی نہیں وہ یہی سمجھے گا کہ یہ رقم تو گویا میرے پاس ہی ہے، ایک ہاتھ سے دی دوسرے ہاتھ سے واپس لے لی۔

اور واپس کرنے والا جتنا وقیع اور بااعتماد ہوگا اسی قدر خرچ کرتے وقت دل میں بشاشت پَیدا ہوگی۔ دل میں یہ خیال بھی پَیدا نہ ہوگا کہ معلوم نہیں یہ رقم واپس ملے گی بھی یا نہیں۔ اور اگر یہ بات کہنے والا خدا ہو۔ وہ خدا جو ہر قدرت کا مالک ہے۔ جو کبھی وعدہ خلافی نہیں کرتا اور جو سب کچھ جو وہ چاہے کر سکتا ہے۔ تو پھر تو انسان کو نہائت بشاشت کے ساتھ اپنی رقم خرچ کرنی چاہیئے، اگر موقعہ ہو تو اپنی استعداد سے بڑھ کر بھی۔ یعنی دینی ضرورت کے مطابق نہ کہ اپنی استعداد کے مطابق۔

قدرتِ ثانیہ کے تیسرے مظہر حضرت مرزا ناصر احمد صاحب فرماتے ہیں:

"اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنا سارا مال بھی دے دیتا ہے تو وہ اسے بھوکا نہیں مرنے دیتا، وہ اس کی سیری کے غیب سے سامان پَیدا کر دیتا ہے"۔

اور حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا اس ضمن میں ایک مصرع بھی اسی امر کی طرف توجہ دلاتا ہے:

"زبذلِ مال در راہش کسے مفلس نمی گردد"

کہ کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنے سے غریب نہیں ہو جاتا۔ یہ نہیں کہ جو مال وہ خرچ کرتا ہے، اور جس وقت وہ خرچ کرتا ہے وہ اسی کے پاس رہتا ہے۔ بات یہ ہے کہ اس وقت تو یہی لگتا ہے کہ جیب سے اتنی رقم نکلی ہے تو ساری رقم میں اتنی کمی واقع ہو گئی ہے لیکن اللہ تعالیٰ اس خرچ کی ہوئی رقم کو مختلف اوقات میں اور مختلف رنگوں میں، اور کئی گنا بڑھا کر اسے واپس کرتا ہے اور انسان یہ سمجھ جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو فضل کیا ہے میری کسی حقیر قربانی کا نتیجہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنے سے بڑھتا ہے کم نہیں ہوتا۔

ہم کسی سے مِل سکیں تو ہم، کہیں
جو بھی کہنا ہے بچشمِ نم، کہیں
آپ کی مذموم خوشیوں کے لئے
ہم نے پائے کیسے کیسے غم، کہیں

ابوالاقبال

سکوں کی جستجو دیوانگی کا خواب ہے اَب بھی
مسرّت جس کو کہتے ہیں۔ وہ شَے نایاب ہے اَب بھی

ترے آنے سے پہلے تھی جو کیفیت وہ اَب بھی ہے
یہ دِل بے تاب تھا تب بھی۔ یہ دِل بیتاب ہے اَب بھی

اُجالوں کی دُلہن۔ جس کے لئے ہیں منتظر صُبحیں
مرے گُل خانۂ دُلہن میں محوِ خواب ہے اَب بھی

کسی کو کیا خبر کِس پرتوِ شمعِ تجلّی سے
یہ بنجر خِطّۂ بے چارگی شاداب ہے اَب بھی

تہِ دامانِ خاکِ دِل کوئی برقِ خراماں ہے
کرن جس کی حریفِ جلوۂ مہتاب ہے اب بھی

چٹانیں ہیں اگرچہ جُوئے شیریں کے کناروں پر
تہِ آبِ رواں اِک شعلۂ بے تاب ہے اَب بھی

نہیں ہے رقص میں کوئی بھی جام اور کیف ہے اَب تک
کوئی چشمہ نہیں۔ اور زندگی سیراب ہے اَب بھی

مرے ٹوٹے ہوئے تاروں کے نغموں میں کبھی آ جا
کہ یہ سازِ شکستہ تشنۂ مضراب ہے اَب بھی

عبدالسلام اختر۔ ایم۔ اے

مُوصی کا فرض

قدرتِ ثانیہ کے تیسرے مظہر حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب نے فرمایا

"قرآن کریم کے انوار کی اشاعت کرنا ہر موصی کا بحیثیتِ فرد اور اب موصیوں کی مجلس کا بحیثیتِ مجلس پہلا اور آخری فرض ہے اور اس بات کی نگرانی کرنا کہ وقفِ عارضی کی سکیم کے ماتحت زیادہ سے زیادہ موصی اصحاب اور ان کی تحریک پر وہ لوگ حصّہ لیں جنہوں نے ابھی تک وصیت نہیں کی اور اُن پر یہ فرض ہے کہ پہلے وہ اپنے گھر سے یہ کام شروع کریں حتّٰی کہ انکے گھر میں کوئی مرد، کوئی عورت، کوئی بچہ یا کوئی فرد جو اُن کے اثر کے نیچے ہو یا ان کے پاس رہتا ہو ایسا نہ رہے کہ جسے قرآن نہ آتا ہو۔ پہلے ناظرہ پڑھنا سکھانا ہے، پھر ترجمہ سکھانا ہے، پھر قرآن کریم کے معنی، پھر اس کے علوم اور اس کی حکمتوں سے آگاہ کرنا ہے"۔

(خطبہ جمعہ۔ الفضل ۱۰، اگست ۱۹۶۶ء صہ ۳)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت فضل عمر
(اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو)

تلقین عمل

زندہ قوموں کی یہ علامت ہوا کرتی ہے کہ ان کے نوجوان اس کوشش میں لگے رہتے ہیں کہ وہ اپنے بڑوں کے قائم مقام بن جائیں جس قوم میں یہ بات پیدا ہو جاتی ہے وہ کبھی نہیں مرتی اور جس قوم کے اندر یہ بات پیدا نہ ہو اس کو کوئی زندہ نہیں رکھ سکتا خواہ کتنا ہی زور لگا لو وہ قوم ضرور مرے گی۔ لیکن جس قوم میں یہ خوبی موجود ہو کہ اس کے نوجوان ہمتوں والے ہوں بلند ارادوں والے ہوں۔ صحیح کام کرنے والے ہوں تو وہ مرتی نہیں بلکہ بڑھتی چلی جاتی ہے۔ اور خواہ کوئی بھی اسے مٹانا چاہے مٹا نہیں سکتا۔ ایک دفعہ ایک عباسی بادشاہ نے اپنے دو لڑکے ایک بڑے امام کے پاس پڑھنے کے لئے بٹھائے۔ اس امام کا اتنا رعب تھا کہ ایک دن جب بادشاہ اس کی ملاقات کے لئے گیا اور امام اس کے استقبال کے لئے اٹھا تو دونوں شہزادے دوڑے کہ اپنے امام کی جوتی اس کے آگے رکھیں۔ ایک کی خواہش تھی کہ میں جوتی رکھوں اور دوسرے کی خواہش تھی کہ میں جوتی رکھوں۔ بادشاہ نے جب یہ نظارہ دیکھا تو کہا کہ تیرے جیسا آدمی کبھی مر نہیں سکتا۔ یعنی جس نے اپنی روحانی اور علمی اولاد کے دل میں اتنا جوش اخلاص پیدا کر دیا ہے اور اتنی علم کی قدر پیدا کر دی ہے اس نے کیا مرنا ہے وہ مرے گا تو اور لوگ اس کی جگہ لے لیں گے۔ غرض بے ساختہ بادشاہ کے منہ سے یہ فقرہ نکل گیا کہ ایسا آدمی مر نہیں سکتا۔ حقیقت تو یہ ہے کہ انسان تو مرتے چلے آئیں ہیں اور مرتے چلے جائیں گے۔ قوموں کے لئے دیکھنے والی بات یہ ہوتی ہے کہ ان کے اندر زندگی کی روح پائی جاتی ہے یا نہیں۔ اگر وہ کوئی مفید کام کرنا چاہتی ہیں تو ان کا فرض ہوتا ہے کہ وہ نیکیوں کا ایک تسلسل قائم کر دیں۔ آدم کے متعلق خدا تعالیٰ نے یہی بات قرآن کریم میں بیان فرمائی ہے کہ اس نے ایک تسلسل قائم کر دیا۔ فرماتا ہے آدم کا کیا کمال تھا۔ آدم کا یہی کمال تھا کہ وہ صرف ایک مرد اور ایک عورت تھے۔ مگر پھر آگے نسل در نسل پیدا ہوتی گئی۔ اور مرد اور عورت اتنی کثرت سے ہوئے کہ یا تو کوئی زمانہ اس دنیا پر ایسا گزرا ہے جب فلسفیوں اور سائنس دانوں کا سب سے بڑا قابل غور مسئلہ یہ ہوا کرتا تھا کہ اس دنیا کو آباد کس طرح کیا جائے یا اب وہی دنیا اور فلسفیوں اور سائنسدانوں کے نزدیک سب سے بڑا سوال جو حل کرنے کے قابل ہے یہ ہے کہ اس دنیا کی آبادی کو روٹی کہاں سے کھلائی جائے۔ آج سے دو یا چار ہزار سال پہلے کمیونزم کسی ملک میں پنپ نہیں سکتا تھا لیکن اب کہتے ہیں کہ اس کا مال چھینو اور اس کو دو۔ اس کا چھینو اور اس کو دو۔ ۱۰ ایکڑ زمین جس کے پاس ہے اس سے لیکر دو، دو، ایکڑ اوروں میں تقسیم کر دو لیکن جب دنیا میں صرف پانچ گھر تھے اور پچاس ہزار ایکڑ زمین ان کے ارد گرد فارغ پڑی تھی۔ اسوقت اگر کوئی کمیونزم کی بات کرتا تو پاگل سمجھا جاتا اور ہر شخص کہتا کہ اس کی پانچ ایکڑ زمین کیوں چھینتے ہو پچاس ایکڑ زمین جو فارغ پڑی ہے اس پر قبضہ کیوں نہیں کرتے۔ پس کمیونزم اس زمانے کی پیدائش ہے ہمیشہ کے لئے قانون نہیں ہو سکتا۔ یہی فرق ہوتا ہے مذہب اور غیر مذہب میں۔ مذہب کے علاوہ جس قدر مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ وہ صرف مقامی اور وقتی ہوتے ہیں لیکن مذہب ایک دائمی صداقت ہوتا ہے۔ تم کسی زمانے میں بھی دین حق کو لے جاؤ اس پر ہمیشہ عمل کیا جا سکتا ہے لیکن کئی دور ایسے آئیں گے جن میں کمیونزم نہیں چل سکتا کئی دور ایسے آئیں گے جن میں سوشلزم نہیں چل سکتا۔ کئی دور ایسے آئیں گے جن میں کیپٹلزم نہیں چل سکتا۔ جب کبھی ملک کی آبادی بڑھ جائے گی اور دولت گھٹ جائے گی کیپٹلزم کبھی قائم نہیں رہ سکتا اور اگر ملک کی آبادی کم ہو جائے گی اور ذرائع دولت بڑھ جائیں گے اسوقت کمیونزم کبھی قائم نہیں رہ سکتا۔ جب ملک کی آبادی کم ہو جائے گی تو کسی سے چھیننے کا سوال ہی نہیں رہتا۔ ہر شخص کہے گا کہ جاؤ اور زمینوں پر قبضہ کر لو اور جب ملک کی آبادی بڑھ جائے گی تو پھر کیپٹلزم قائم نہیں رہ سکتا۔ یہ سارے کے سارے سوالات ملک کی آبادی کی کمی یا زیادتی سے پیدا ہوتے ہیں۔ تم آبادی کو کم کر دو لازماً کیپٹلزم قائم ہو جائے گا اور لوگ منتیں کریں گے کہ تم زمینوں کو سنبھالو ہمیں تو جتنی ضرورت تھی ہم نے لے لی لیکن جب آبادی بڑھ جائے گی تو وہی آدمی جس کے دادا پردادا کہہ رہے تھے کہ زمینوں کو سنبھالو ہمیں اس کی ضرورت نہیں رہی، شور مچانے لگ جائیں گے کہ تمہارے پاس ۱۰۰ ایکڑ زمین ہے دس دس ایکڑ ہمیں دے دو۔ پس یہ محض حالات بدلنے کے نتائج ہیں۔ اور مجبوریاں ہیں لیکن مذہب ایسی چیز ہے جو ہمیشہ قائم رہتی ہے اور یہ تمام چیزیں اسی نقطے کے ساتھ وابستہ ہیں کہ انسان کی نسل آگے بڑھتی اور ترقی کرتی چلی جاتی ہے۔ اسی طرح جو سچی قومیں ہوتی ہیں وہ بھی آدم کے مشابہ ہوتی ہیں اور ان کی کامیابی کا طریق بھی یہی ہوتا ہے کہ ان میں متبع نسلیں پیدا ہوتی ہیں پھر اور پیدا ہوتی ہیں۔ پھر اور پیدا ہوتی ہیں اور وہ اس معیار ایمان اور اس معیار تقویٰ کو قائم رکھتی ہیں جس کو قائم رکھنا خدا تعالیٰ کا منشاء ہے اور جس معیار ایمان اور معیار تقویٰ کے قیام کے لئے خدا تعالیٰ کے انبیاء دنیا میں آتے ہیں۔ پس ہمیشہ ہی خدائی جماعتوں اور خدائی سلسلوں کو یہ امر مدنظر رکھنا چاہیئے کہ ان کے اندر زندگی کی روح پیدا ہو۔ ان کے اندر ایسے نوجوان پیدا ہوں جو دین کی خاطر اپنے آپ کو وقف کرنے والے اور تقویٰ کے ساتھ کام کرنے والے ہوں دھڑے بازی کی عادت ان میں نہ ہو۔ وہ قضاء کے مقام پر پورا اترنے والے ہوں اور دوسروں کا حق دینے کے معاملے میں نہ دشمنی ان کے راستے میں روک ہو نہ دوستی۔ ان میں جنبہ داری کا مادہ پیدا کرنے والی ہو۔ جب ان سے کوئی مسئلہ پوچھے تو وہ یہ نہ دیکھیں کہ ہماری دوستیاں کن لوگوں سے ہیں اور ہمارے اس جواب کا ان پر اثر کیا پڑے گا۔ بلکہ وہ صرف یہ دیکھیں کہ خدا اور اس کے رسول نے کیا کیا اور قرآن میں کیا لکھا ہے۔ جب ایسے آدمی کسی قوم میں پیدا ہو جائیں تو پھر وہ قوم آدمیوں کی محتاج نہیں رہتی بلکہ براہ راست خدائی نصرت کے نیچے آ جاتی ہے۔ کسی انسان کی موت سے اس کی موت وابستہ نہیں ہوتی۔ کسی انسان کی بیماری سے اس کی بیماری وابستہ نہیں ہوتی۔ کسی انسان کے فقدان سے اس کا فقدان وابستہ نہیں ہوتا۔ وہ ہر میدان میں اور ہر قسم کے کاموں میں اور مقابلوں میں قائم رہتی ہے۔ جیتتی ہے اور بڑھتی ہے۔ کیونکہ اس میں زندگی کا بیج ہوتا ہے۔ اور جس میں زندگی کا بیج ہو اسے کوئی مار نہیں سکتا۔ جس طرح خدا نے جس میں موت کا بیج پیدا کر دیا ہو اسے کوئی زندہ نہیں رکھ سکتا۔

(فرمودہ ۱۹ ستمبر ۱۹۵۲ء)

حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ پر رحمتیں برساتا رہے) فرماتے ہیں۔

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک دفعہ ایک اشرفی دی اور فرمایا کہ قربانی کیلئے بکری لے آؤ میں نے سوچا کہ مدینہ میں تو اس رقم میں ایک ہی بکری ملے گی۔ مگر کسی گاؤں سے دو مل جائیں گی اسلئے میں نے ایک گاؤں سے ایک اشرفی میں دو بکریاں خریدیں۔ جب واپس آیا تو مدینہ میں کسی نے پوچھا کہ کیا بکری فروخت کرو گے میں نے کہا ہاں اور ایک بکری ایک اشرفی میں اسکے پاس فروخت کر دی۔ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا کر میں نے بکری بھی پیش کر دی اور اشرفی بھی۔ اور آپ کے دریافت فرمانے پر میں نے یہ تمام واقعہ عرض کر دیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہو گئے اور آپ نے مجھے دعا دی۔ آپ کی اس دعا کا یہ نتیجہ ہوا کہ باوجودیکہ عرب ایرانیوں اور رومیوں جیسے تاجر نہ تھے۔ پھر بھی وہ صحابی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس دعا کے طفیل میری یہ کیفیت ہو گئی کہ اگر میں نے مٹی بھی خریدی تو وہ سونے کے بھاؤ بک گئی۔ لوگ زبردستی اپنا روپیہ میرے پاس تجارت کیلئے چھوڑ جاتے تھے۔ اور میں لینے سے انکار کرتا رہتا تھا۔ (۶/۶۰۰)

موصیان اور تعلیم القرآن

قدرت ثانیہ کے تیسرے مظہر حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب نے فرمایا

"چونکہ وصیت کا یا نظام وصیت کا یا موصی صاحبان کا قرآن کریم کی تعلیم، اس کے سیکھنے اور اس کے سکھانے سے ایک گہرا تعلق ہے۔ اس لئے میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ تعلیم القرآن اور وقف عارضی کی تحریکوں کو موصی صاحبان کی تنظیم کے ساتھ ملحق کر دیا جائے اور یہ سارے کام ان کے سپرد کئے جائیں۔"

(خطبہ جمعہ۔ الفضل ۱۰ اگست ۱۹۶۶ء صفحہ ۳)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

منصور احمد مبشر

مکرم آفتاب احمد خان صاحب
امیر جماعت احمدیہ انگلستان سے
ایک انٹرویو

مکرم و محترم آفتاب احمد خان صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ برطانیہ مورخہ ۱۸/۱/۹۰ بروز جمعرات ایک دن کے دورے پر ربوہ تشریف لائے ایک مختصر ملاقات میں انہوں نے جو باتیں بتائیں وہ قارئین الفضل کے لئے پیش خدمت ہیں۔

مکرم آفتاب احمد خان صاحب نے حضرت امام جماعت احمدیہ کی صحت کے بارے میں بتایا کہ خدا کے فضل سے حضور پُرنور خیریت سے ہیں اور ہمہ تن مہمات دینیہ میں مصروف ہیں۔

آپ نے پاکستان بھر کے احمدیوں کی خدمت میں محبت بھرا اسلام کا تحفہ بذریعہ الفضل بھجوایا ہے۔ آپ نے ادارہ الفضل کے عملہ کارکنان کی دن رات کی محنت اور اس کے شیریں اثمار سے متاثر ہو کر انہیں مبارکباد کا پیغام دیا اور الفضل کی کامیاب ادارت پر دلی جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ الفضل کا معیار خدا کے فضل سے بلند سے بلند تر ہوتا چلا جا رہا ہے۔ الفضل بہت معیاری مضامین پیش کرنے میں تاک ہوتا جا رہا ہے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اور آئمہ جماعت کے منتخب ارشادات حالات کے مطابق ہوتے ہیں۔ جن میں جماعت کے لئے پیغام ہوتا ہے اور وہ عین ضرورت ہیں۔ دیگر انتخاب مضامین بھی بہت عمدہ ہوتا ہے جن میں معلومات کے ساتھ ساتھ قاری کی دلچسپی قائم رہتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ الفضل کے ذریعے دیگر ممالک کے متعلق معلومات فراہم کرنے کا سلسلہ بہت پسندیدہ ہے۔ اس طرح دیگر ممالک میں جماعتی کارروائیوں کی روئیداد اور خدائی افضال و نشانات کا تذکرہ تنوع پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ روح کو گرمانے والے مضامین ہیں جن کی اپنی الگ ضرورت ہے جو الفضل خدا کے فضل سے حسب توفیق پوری کرتا رہتا ہے۔ ان خوبیوں کی بناء پر الفضل حقیقت میں ایک عالمگیر جماعت کا ترجمان اخبار معلوم ہوتا ہے۔ حالات اور وقت کا تقاضا یہی ہے کہ ہماری جماعت کی مطبوعات میں سے رسائل و اخبارات کو اسی رنگ میں مزین کیا جائے جس سے پتہ چلے کہ جماعت احمدیہ واقعی خدائی سلسلہ ہے جو ایک بین الاقوامی حیثیت رکھتا ہے۔ اور ایسا ہرگز نہیں ہے کہ جماعت احمدیہ کسی ایک قوم یا ملک سے متعلق ہے یا کسی ایک علاقے سے پابند ہے۔

آپ نے جماعت احمدیہ کی عالمگیر حیثیت پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ اس کا اندازہ گذشتہ برس کے سالانہ جلسہ برطانیہ کی کامیابی دیکھ کر لگایا جا سکتا ہے۔ یہ صد سالہ جشن تشکر کا جلسہ تھا جو ایک تاریخی حیثیت رکھتا ہے۔ خاص طور پر حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی موجودگی سے۔ اس جلسہ کو ایسی رونق اور ایسی کامیابی نصیب ہوئی کہ اس کا الفاظ میں بیان کرنا مشکل ہے۔ اس جلسہ سالانہ کی مختصر کارروائی الفضل کی گذشتہ اشاعتوں میں شائع ہو چکی ہے۔ اس جلسہ کی کامیابی کو احمدی احباب کے علاوہ غیر از جماعت افراد نے بھی نمایاں طور پر محسوس کیا اور اس کا اقرار کیا۔

انگلستان میں حضور پُرنور کے قیام کے بارے میں آپ نے بتایا کہ اسی کی وجہ سے نہ صرف انگلستان کی جماعت کو برکتیں حاصل ہو رہی ہیں بلکہ دنیا بھر کی ایک سو سے زائد احمدی جماعتوں کے لئے بھی برکت و اطمینان کا باعث ہے۔ حضور پرنور کے گذشتہ پانچ برس کے قیام انگلستان کے نتیجے میں پاکستان سے باہر کے ممالک میں جماعتی ترقی ایک تاریخی منزل ہے۔ جس میں اللہ تعالیٰ نے اپنی تائید کے بے شمار نشانات دکھائے ہیں۔ گذشتہ برسوں میں حضور پرنور نے بیرون از پاکستان جماعتوں کے دور دراز اور نہایت کامیاب دورے فرمائے جہاں کی حکومتوں اور عوام نے حضور کا کھلے دل سے استقبال کیا اور متعدد ممالک میں جماعت کی قربانیوں کا اعتراف کرتے ہوئے جماعت کا شکریہ ادا کیا اور درخواست کی کہ نہ صرف جماعت احمدیہ تعلیم، صحت اور سوشل سروسز کے سلسلہ کو ان کے ملک میں جاری رکھے بلکہ اس میں مزید معاونت کرے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے کہ جماعت اپنے محدود وسائل کے باوجود ان خدمات کے لئے اپنے پیارے امام کی آواز پر لبیک کہنے کے لئے ہر وقت تیار رہی ہے اور ہر فرد جماعت نے بڑھ چڑھ کر قربانی پیش کی ہے۔

مکرم آفتاب احمد خان صاحب نے نہایت منکسرانہ انداز میں کہا کہ میں بھی ان خوش قسمت لوگوں میں سے ہوں جنہیں حضور کی قربت نصیب ہوئی ہے۔ جس سے حضور کے تجربہ، آپ کے علم و عرفان اور روحانیت سے بہرہ مند ہونے کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔

حضور پرنور کی مصروفیات کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے بتایا کہ حضور کی جو عمومی مصروفیات ہیں وہ اتنی زیادہ ہیں کہ ہم ان کا احاطہ نہیں کر سکتے۔ تاہم مختصراً ذکر کیا جا سکتا ہے کہ حضور کی خدمت میں دنیا بھر سے روزانہ سینکڑوں کی تعداد میں خطوط موصول ہوتے ہیں۔ حضور ساری ڈاک خود ملاحظہ فرماتے ہیں اپنے ہاتھ سے بہت سے خطوط کا جواب رقم فرماتے ہیں متعلقہ امور کے ایک بڑے حصے کے بارے میں ہدایات لکھواتے ہیں اور تمام ڈاک کے جوابات دینے کا انتظام فرماتے ہیں تاکہ احباب جماعت کا اپنے پیارے امام سے ذاتی رابطہ و زندہ تعلق قائم رہے۔ ربوہ کے مقابلے میں کام کی وسعت بہت زیادہ ہے اور حضور کے معاونین کا عملہ بہت مختصر ہے جو بڑی محنت اور جانفشانی سے حسب منشاء حضور کام کر رہے ہیں جس کے لئے حضور کی ذاتی توجہ مرکزی نقطہ ہے۔

حضور کی ڈاک کی مصروفیات کے علاوہ مقامی نظام کے لئے حضور کے معاونین و جماعتی عہدیداران حضور سے مشورہ و ہدایت حاصل کرنے کی غرض سے ملاقاتیں کرتے ہیں۔ حضور ازراہِ شفقت ذاتی توجہ سے ان کی رہنمائی فرماتے ہیں۔ کثیر تعداد میں افراد جماعت اور غیر از جماعت دوست آپ سے ملاقات کرنے آتے ہیں۔ اسی طرح مختلف ممالک کے سکالرز، وفود، دوست احباب اور دیگر ضرورت مند حضور سے رابطہ کرتے۔ تبادلۂ خیالات کرتے اور ہدایات حاصل کرتے ہیں۔

برطانیہ میں جماعت احمدیہ کی یوں تو بہت سی مصروفیات ہیں تاہم تازہ ترین جماعتی پروگرام کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے بتایا کہ دسمبر ۸۹ء کی آخری ہفتہ میں اطفال الاحمدیہ یو۔ کے کی ایک ہفت روزہ تربیتی کلاس اسلام آباد یو کے میں منعقد کی گئی۔ حضور پرنور نے اس کلاس کے لئے خاص توجہ عنایت فرماتے ہوئے دو دن خصوصی طور پر اسلام آباد میں قیام فرمایا اور اطفال الاحمدیہ کے لئے سوال و جواب کی محفلوں کے انعقاد کے لئے موقعہ مرحمت فرمایا۔ نیز کلاس کے اختتام پر اختتامی خطاب فرمایا اس سے کچھ عرصہ قبل مجلس انصار اللہ یو۔ کے کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر بھی حضور پرنور اختتامی تقریب کے لئے اسلام آباد تشریف لے گئے۔ اور انصار سے خطاب فرمایا۔

مکرم آفتاب احمد خان صاحب نے بتایا کہ "الرقیم پریس" کی طرف حضور کی خصوصی توجہ ہے۔ اس پریس کے کامیاب تجربہ کی بناء پر حضور اس میں خاص طور پر دلچسپی لیتے ہیں اور اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی خاطر حضور کی پوری توجہ اس طرف ہے۔ اس پریس کا قیام ۱۹۸۷ء کے وسط میں ہوا تھا اور اب تک یہ پریس متعدد زبانوں میں ہزارہا کی تعداد میں کتب، کتابچے، رسائل و پمفلٹس شائع کر چکا ہے۔ جس کی ترسیل ساری دنیا میں کی جا رہی ہے اور اس پورے پراجیکٹ کی اتنی لمبی تفصیل ہے کہ اس کے لئے خاصا وقت چاہیئے۔ بہرحال سارا منصوبہ نہایت کامیابی کے ساتھ حضور کی خاص توجہ اور رہنمائی کے ساتھ چل رہا ہے۔ جس پر خدا تعالےٰ کا جتنا بھی شکر ادا کیا جائے کم ہے۔ حضور نے اس پریس کے کامیاب تجربہ کے بعد اس رائے کا اظہار بھی فرمایا ہے کہ ہم اگر خدا نے چاہا تو دیگر ممالک میں بھی ایسے پریس قائم کریں گے۔

مکرم آفتاب احمد خان صاحب کا دورہ چونکہ مختصر تھا لہٰذا وقت کی مناسبت سے آپ نے ان باتوں پر اکتفاء کیا اور آخر پر الفضل کی وساطت سے تمام پاکستانی بھائیوں اور بہنوں کو اپنا اور جماعت احمدیہ انگلستان کا سلام پہنچانے کی خواہش کا اظہار کیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بجلی کی لوڈشیڈنگ کی صُورتحال

تعلّقاتِ عامہ - واپڈا

آج کل واپڈا کے نظام میں لوڈ شیڈنگ ہو رہی ہے۔ لوڈ شیڈنگ کا موجودہ دورانیہ گزشتہ چند برسوں کے مقابلے میں کچھ زیادہ ہے۔

لوڈ شیڈنگ بجلی کے نظام میں پیداوار اور مانگ کے فرق کے باعث مجبوراً کرنا پڑتی ہے۔ درحقیقت دنیا بھر میں بجلی کا نظام چلانے والے دوسرے اداروں کی طرح واپڈا بھی اسے ہرگز سودمند خیال نہیں کرتا کہ بلاوجہ اپنے صارفین کو آزمائش میں ڈالے اور اس کے ساتھ ساتھ اپنی آمدنی میں بھی کمی کرے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ عام لوگوں کی تنقید کا نشانہ بنے۔

لوڈ شیڈنگ سے متاثر ہونے والے ہر شخص کے ذہن میں سب سے پہلے یہ سوال پیدا ہوتے ہیں؛

لوڈ شیڈنگ کیوں ہوتی ہے اور اس کی وجوہات کیا ہیں؛ اور لوڈ شیڈنگ پر قابو پانے کے لئے کیا اقدامات کئے جا رہے ہیں؟

ان سوالوں کا ایک سیدھا سادا جواب تو یہ ہو سکتا ہے کہ جب بجلی کے نظام میں پیداوار اور مانگ میں فرق اتنا زیادہ بڑھ جاتا ہے کہ اسے قابو میں رکھنا مشکل ہو جاتا ہے تو مجبوراً لوڈ شیڈنگ کرنا پڑتی ہے۔ اب رہا سوال پیداوار اور مانگ میں فرق کے بڑھنے کا۔ تو اس کے لئے کچھ تفصیل میں جانا اور چند اہم عوامل کو ذہن نشین کرنا ضروری ہے۔

(۱) واپڈا کے نظام میں بجلی کی پیداوار کا تقریباً ۵۰ فی صد پانی کے وسیلے پر ہے، جو ایک بہت ہی سستا وسیلہ ہے۔ دوسرے الفاظ میں تیل اور گیس کو بطور ایندھن استعمال کرنے کے مقابلے میں پانی کے ذریعے بجلی پیدا کرنے پر لاگت بہت کم آتی ہے جو ایک تہائی سے بھی کم ہوتی ہے۔

(۲) ملک میں تیل، گیس اور کوئلے کے وسائل کی کمی کی وجہ سے تھرمل یونٹوں سے ان کی پوری استعداد کے مطابق بجلی حاصل کرنے میں مشکلات پیش آتی ہیں۔ اس سلسلے میں ایک طرف تو یہ مجبوری ہے کہ موسم سرما میں بجلی گھروں کو گیس پوری مقدار میں فراہم نہیں ہوتی۔ دوسری مشکل یہ ہے کہ بجلی پیدا کرنے کے لئے جتنا فرنیس آئل اور ہائی سپیڈ ڈیزل آئل استعمال کیا جاتا ہے۔ قومی خزانے پر درآمدی بل کا بوجھ بھی اتنا زیادہ بڑھتا ہے۔ لہٰذا بجلی کی پیداواری لاگت میں بھی اسی شرح سے اضافہ ہوتا ہے۔

(۳) ایٹمی بجلی گھر کا قیام ہمارے ملک میں بجلی کی پیداوار میں اضافے کے پروگرام کا ایک اہم جزو تھا۔ اور حکومت کی منصوبہ بندی کے مطابق ۹۰۰ میگا واٹ کا پہلا ایٹمی یونٹ ۸۴-۱۹۸۳ء میں قائم ہونا تھا مگر اس بجلی گھر کے قیام میں بوجوہ بہت تاخیر ہو گئی بلکہ یہ بجلی گھر ابھی تک نہیں بن سکا۔

(۴) واپڈا کے نظام میں گزشتہ دس سال کے دوران بجلی کی مانگ میں تیز رفتاری سے اضافہ ہوا ہے اور اس مانگ کی سالانہ شرح ۱۲ فیصد کے قریب ہے جو دنیا بھر میں سب سے زیادہ ہے۔

پیداواری نظام

یہ ایک حقیقت ہے کہ قیام پاکستان کے بعد واپڈا کے نظام میں برقی پیداوار کی مجموعی صلاحیت میں ۲۰۰ گنا اضافہ ہوا ہے ۱۹۴۷ء میں پاکستان میں بجلی کی کل پیداواری صلاحیت صرف ۳۰ میگا واٹ تھی جبکہ آج اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے واپڈا کے نظام کی پیداواری صلاحیت تقریباً ۶۰۰۰ میگا واٹ ہے لیکن جیسا کہ پہلے عرض کیا جا چکا ہے، خوش قسمتی (یا بدقسمتی) سے واپڈا کے نظام میں برقی پیداوار کا زیادہ تر انحصار پن بجلی پر ہے۔ گزشتہ پانچ برسوں کے دوران تربیلا، منگلا اور وارسک جیسے بڑے بجلی گھروں کے علاوہ نہروں پر تعمیر شدہ چھوٹے پن بجلی گھروں سے ۶۰ فی صد تک سستی پن بجلی حاصل کی گئی۔ مگر اس ضمن میں ایک مشکل یہ ہے کہ پن بجلی کی پیداوار دریاؤں میں پانی کے اتار چڑھاؤ اور تربیلا اور منگلا کے آبی ذخیروں سے منسلک ہے جو بنیادی طور پر آبپاشی کے منصوبے ہیں۔ ان جھیلوں سے فصلوں کی ضرورت کیلئے روزانہ مانگ کے مطابق پانی خارج کیا جاتا ہے اور پانی کے اخراج میں کمی بیشی کے ساتھ پن بجلی کی پیداوار بھی گھٹتی بڑھتی رہتی ہے۔

لوڈ شیڈنگ کی ضرورت سال میں دو مرتبہ پیش آتی ہے۔ پہلی مرتبہ یہ ضرورت موسم سرما میں پیش آتی ہے جبکہ دریاؤں میں پانی کا بہاؤ کم ہو جاتا ہے۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ ربیع اور خریف کی فصلوں کے لئے تربیلا اور منگلا سے پانی کی بتدریج فراہمی کے نتیجے میں ان کی جھیلوں کی سطح کم ہو جاتی ہے اور دوسری طرف زرعی مقاصد کے لئے زیادہ پانی کی ضرورت بھی نہیں ہوتی۔ نیز انہی دنوں نہریں بھی سالانہ صفائی و مرمت کے لئے بند کر دی جاتی ہیں۔ لہٰذا ان عوامل کے نتیجے میں تربیلا اور منگلا کے بجلی گھروں کی پیداوار ایک تہائی رہ جاتی ہے۔ اس کے برعکس جب دریائے سندھ اور جہلم میں پانی وافر مقدار میں ہوتا ہے اور تربیلا اور منگلا کی جھیلیں پانی سے بھری ہوتی ہیں تو تربیلا اور منگلا کے پن بجلی گھروں سے ۳۰۰۰ میگا واٹ بجلی حاصل ہوتی ہے لیکن دسمبر کے آخر اور جنوری کے مہینے میں یہ پیداوار کم ہو کر محض ایک ہزار میگا واٹ تک رہ جاتی ہے اور یوں دسمبر سے فروری کے مہینوں میں بجلی کی پیداوار اور مانگ میں بڑا نمایاں فرق پیدا ہو جاتا ہے۔

دوسری مرتبہ لوڈ شیڈنگ کی ضرورت موسم گرما کے اپریل مئی اور جون کے مہینوں میں پیش آتی ہے۔ اس لوڈ شیڈنگ کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ اس وقت تک خاص طور پر تربیلا میں ذخیرہ کیا گیا تقریباً تمام پانی فصلوں کی آبپاشی کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے خارج کیا جا چکا ہوتا ہے اور تربیلا جھیل، جہاں پہاڑوں پر برف پگھلنے سے حاصل ہونے والا پانی ذخیرہ کیا جاتا ہے۔ اس کی سطح بھی ان مہینوں میں کم سے کم حد تک پہنچ جاتی ہے۔ یوں تربیلا پن بجلی گھر کی پیداوار اس کی زیادہ سے زیادہ پیداواری صلاحیت یعنی ۲۰۰۰ میگا واٹ کے مقابلے میں ۵۵۰ میگا واٹ تک رہ جاتی ہے۔ تاہم تربیلا کے مقابلے میں منگلا جھیل میں دریائے جہلم کا پانی نسبتاً جلدی یعنی مارچ کے مہینے میں پہنچنا شروع ہو جاتا ہے لہٰذا اس کی پیداوار مئی اور جون کے مہینوں میں کم متاثر ہوتی ہے۔ جھیلوں میں پانی کی سطح میں کمی کا مسئلہ ایک قدرتی عمل کا نتیجہ ہے جس پر انسان کا اختیار نہیں ہے۔

واپڈا کے نظام میں بجلی کی پیداوار کی صورت حال بہتر ہو سکتی تھی۔ لیکن جیسا کہ پہلے ذکر کیا جا چکا ہے۔ اس سلسلے میں ایک بڑی مشکل یہ پیش آئی کہ ۹۰۰ میگا واٹ کا چشمہ ایٹمی بجلی گھر، جسے مقررہ پروگرام کے مطابق ۸۴-۱۹۸۳ء میں کام شروع کرنا تھا ابھی تک معرض وجود میں نہیں آسکا اور اس طرح ہمارے برقی نظام میں ۹۰۰ میگا واٹ کی پیداواری صلاحیت کی کمی موجود رہی جس کے اثرات تاحال موجود ہیں۔

مذکورہ بالا حقائق کے علاوہ ملک کے مالی وسائل محدود ہونے کی وجہ سے بجلی کی پیداوار کے منصوبوں کے لئے سرمائے کی فراہمی میں بھی کمی کا سامنا رہا ہے اور ۱۹۸۸ء تک واپڈا نے بجلی کی پیداوار کے منصوبوں کیلئے جو فنڈ مانگے تھے ان کا ۶۰ فیصد حصہ ملا جس کی وجہ سے ان منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے میں تاخیر ہوئی۔ جیسا کہ گزشتہ دنوں وفاقی وزیر پانی و بجلی نے بھی ایک پریس کانفرنس کے دوران بتایا کہ امسال بھی واپڈا نے ملک میں بجلی کی بڑھتی ہوئی مانگ کو پورا کرنے اور لوڈ شیڈنگ کے مسئلے پر قابو پانے کی خاطر بجلی کی پیداواری صلاحیت میں اضافے کے لئے ۲۳ ارب روپے سالانہ مانگے تھے لیکن اس کے مقابلے میں واپڈا کو صرف ۸ یا ۱۵ ارب روپے دیئے جا سکے ہیں۔ بعض ماہرین کے خیال میں واپڈا کو اپنے مذکورہ ہدف کو پورا کرنے کے لئے ۴۰ ارب روپے سالانہ کی ضرورت ہے۔

مالی وسائل کی فراہمی میں کمی سے یہ نقصان ہوا کہ واپڈا نے سالانہ اوسطاً ۱۱-۱۲ فیصد کی شرح سے بجلی کی مانگ کو پورا کرنے کے لئے جو منصوبے شامل کئے تھے وہ مکمل نہ ہو سکے اور یوں بجلی کی پیداوار اور مانگ میں فرق بتدریج بڑھتا رہا اور ۱۹۸۳ء سے ۱۹۸۸ء کے دوران ۳۵۰۰ میگا واٹ کی تخمینی ضرورت کے مقابلے میں بجلی کی پیداواری صلاحیت میں صرف ۱۵۰۰ میگا واٹ کا اضافہ کیا جا سکا۔

تھرمل بجلی گھروں کے سلسلے میں ایک مشکل یہ بھی ہے کہ ملک میں گیس کے وسائل محدود ہیں اور اس اہم قدرتی وسیلے کو اقتصادی طور پر زیادہ سود مند کھاد اور کیمیائی مصنوعات کے لئے مہیا کرنا بہتر ہے۔ پھر بجلی کی پیداوار کے لئے ملکی کوئلے کا وسیلہ بھی ماضی میں پورے طور پر استعمال میں نہیں آیا۔ تاہم اب لاکھڑا سے حاصل ہونے والے کوئلے کو جس میں ۷ فیصد تک گندھک کے اجزاء موجود ہیں۔ بجلی کی پیداوار کے لئے استعمال کرنے کا آغاز کر دیا گیا ہے۔ اور یہاں ایک چینی فرم ۵۰، ۵۰ میگا واٹ کے تین یونٹوں کی تعمیر و تکمیل کے کام کا آغاز کر چکی ہے۔

اس پس منظر میں یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ بجلی کی پیداوار اور مانگ میں فرق پر قابو پانے کے لئے لوڈ شیڈنگ ناگزیر ہو جاتی ہے۔

اب رہ گئی بات اس مسئلے پر قابو پانے کی تو اس سلسلے میں عرض ہے کہ لوڈ شیڈنگ کے علاوہ دو راستے ہیں

۱۔ بجلی کی رضاکارانہ بچت ۲۔ پیداواری وسائل میں اضافہ

بجلی کی رضاکارانہ بچت

قومی اور ذاتی مفاد میں بجلی کے قیمتی وسیلے کو ضائع ہونے سے

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شیخ مبارک احمد - مربی انچارج امریکہ

بچوں کا کالم

پیارے بچو! اللہ تعالیٰ آپکو آپ کے والدین اور دوستوں کو ہر طرح خیریت سے رکھے، دین و دنیا میں آپ کو بڑے بڑے درجے عطا فرمائے اور آپ کو توفیق دے کہ آپ اپنے خاندان کی، اپنی جماعت کی اور ساری دنیا کی خدمت کر سکیں اور اس خدمت کے نتیجے میں آپ سب لوگوں کی دعائیں لینے والے بھی بنیں اور اللہ تعالیٰ کی رضا بھی حاصل کریں۔

جیسا کہ ہم نے گذشتہ کالم میں ذکر کیا تھا کہ ہم آپ کو اس دفعہ مکرم و محترم شیخ مبارک احمد صاحب مربی انچارج امریکہ (گذشتہ کالم میں ہم نے انہیں غلطی سے امیر بھی لکھ دیا تھا) کا ارسال کردہ کالم پیش کر رہے ہیں۔ امید ہے اس کالم کو پڑھ کر آپ بھی اپنے ابو اور امی سے کہیں گے کہ وہ بھی ایسے واقعات ہمیں بھیجیں۔ جنہیں ہم الفضل کی زینت بنا سکیں۔

محترم عزیز بھائی سیفی صاحب!

خدا برکت دے آپ کے علم میں اور قلم میں۔ دیکھ لیں مناسب ہو تو مؤقر جریدہ الفضل میں بعد ضروری تصحیح شائع فرما کر ممنون فرما دیں۔

(محترم شیخ صاحب کی یہ تحریر بغیر کسی تصحیح کے شائع کی جا رہی ہے۔ کیونکہ محترم موصوف کی تحریر کی تصحیح کے کیا معنی؟)

نیا سال آپکو، آپکے عملہ کو سارے قارئین الفضل کو، جماعت کو مبارک ہو۔ گذشتہ جمعہ کے خطبہ میں خاکسار نے جماعتی اخبارات کی خصوصی سرپرستی اور خریداری کی پر زور تحریک کی۔ بالخصوص الفضل کی۔

خادم محتاج دعا
شیخ مبارک احمد

وسط دسمبر ۱۹۸۹ء کے چند پرچے اخبار الفضل کے آج (۲ جنوری ۱۹۹۰ء) ملے۔ ان میں ۱۴ دسمبر کے الفضل میں "بچوں کا کالم" پڑھا بہت لطف اٹھایا۔ "بچوں کا کالم" کا اضافہ الفضل کی مزید افادیت اور کشش کا باعث بن رہا ہے۔ حق تو یہ ہے کہ بہت اچھا اضافہ ہے۔

۱۴ دسمبر ۸۹ کی شام کو خاکسار میامی میں تھا۔ مکرم عزیز اللہ صاحب جماعت کے صدر ہیں۔ وہ خود اور ان کے بیٹے عزیز شعیب ائرپورٹ پر مجھے لینے آئے تھے۔ خاکسار کا یہ سفر میامی شہر کا پہلا سفر تھا۔ جب اُن کے گھر پہنچے اور اہل خانہ سے تعارف ہوا تو معلوم ہوا کہ مکرم عزیز اللہ صاحب کی بیگم عزیزہ خالدہ ہیں جو حضرت مولانا تاج الدین صاحب لائلپوری کی دختر نیک اختر ہیں۔ اور میامی کی لجنہ کی صدر ہیں۔ دونوں میاں بیوی خدا کے فضل سے مخلص ہیں۔ بچوں کی تربیت کا خاص خیال رکھتے ہیں۔ اپنے گھر میں ہی نماز کے لئے اور جماعتی اجلاسات کے لئے انہوں نے ایک بڑا کمرہ مخصوص کر رکھا ہے۔

آج جب ۱۴ دسمبر کے الفضل میں "بچوں کا کالم" میں محترمہ تسنیم بشریٰ صاحبہ صدر لجنہ ضلع گوجرانوالہ کا تحریر کردہ عزیز محسن کا قبولیتِ دعا کا دلچسپ واقعہ پڑھا تو مجھے عزیزہ خالدہ صاحبہ صدر لجنہ میامی کے بیٹے شعیب کا قبولیتِ دعا کا دلچسپ واقعہ یاد آ گیا جو اس سفر کے دوران انکے والد اور والدہ نے سنایا۔ مکرم عزیز اللہ صاحب اور ان کی بیگم کا یہ دستور ہے کہ وہ ہر موقع پر اپنے بیٹے سے یہ کہتے رہتے ہیں کہ جب بھی کوئی مشکل ہو تو خدا تعالیٰ سے اس کے متعلق دعا کیا کرو۔ جب تمہیں کوئی مشکل پیش آئے اللہ تعالیٰ سے دعا کیا کرو کہ وہ مشکل دور کر دے اور مشکل حل ہو جائے۔ امریکن ماحول اور امریکن لڑکوں کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے، مل جل کر رہنے کے باعث کسی قدر عزیز شعیب کو یہ عجیب سی بات لگتی رہی۔ آخر ایک دن اسے خیال آیا کہ ابو اور امی ہمیشہ کہتی ہیں۔ جب بھی کوئی مشکل پیش آئے تو اللہ تعالیٰ سے دعا کیا کرو۔ ایک دن جب اس کی کلاس کے دو سیکشنز کا والی بال کا میچ ہوا تو ایک سیکشن کی ٹیم میں شعیب بھی کھیل رہا تھا۔

مقابل کی ٹیم نے ایک کے بعد دوسرا۔ اور دوسرے کے بعد تیسرا۔ اور تیسرے کے بعد چوتھا پوائنٹ جیت لیا اور شعیب کی ٹیم نے صرف ایک پوائنٹ جیتا۔ اتنے میں وقفہ ہوا۔ وقفہ میں اس نے ایک طرف ہو کر ایک لمحہ کے لئے سوچا کہ ابو اور امی بار بار اور لمبے عرصہ سے یہ کہتے رہے ہیں کہ جب کوئی مشکل ہو تو اللہ تعالیٰ سے دعا کیا کرو اور اس کی مدد و نصرت طلب کیا کرو تمہاری مشکل حل ہو جائے گی۔ اس نے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا شروع کر دی۔ اے خدا۔ میرے ابو اور امی بار بار مجھے یہ کہتے رہے ہیں اگر ہماری ٹیم ہار گئی تو مقابل کی ٹیم کے لڑکے تمسخر اور استہزاء کریں گے اور ہماری خاک اڑا دیں گے۔ اے خدا تو سچ مچ ہے اور دعا سنتا ہے تو میری ٹیم کی مدد کر اور کامیابی دے۔

دونوں ٹیموں نے میدان تبدیل کئے اور کچھ لمحات کے بعد کھیل پھر شروع ہونے لگا تو شعیب کے کپتان نے اسے سروس کرنے کے لئے بلایا حالانکہ وہ سنٹر میں اپنی جگہ پر پہلے وقفہ میں کھیل رہا تھا۔ تبدیلی پر قدرے پریشان ہوا۔ اس کے بعد کھیل شروع ہو گیا اور کپتان کی ہدایت پر عزیز شعیب نے سروس کی۔ دوسری طرف کی ٹیم سروس کو واپس نہ کر سکی اور پوائنٹ جیت لیا گیا۔ دوسری بار پھر شعیب نے سروس کی تو اس بار بھی مقابل سے سروس واپس نہ آئی اور پوائنٹ جیت لیا، تیسری بار اور پھر چوتھی بار اور پانچویں بار شعیب سروس کرتا رہا اور مقابل سے واپس نہ آئی۔ اس طرح آناً فاناً پانچ پوائنٹ جیت لئے جبکہ پہلے نصف میں صرف ایک پوائنٹ جیتا تھا اور مقابل کی ٹیم کے کل پانچ پوائنٹ تھے۔ شعیب کی ٹیم کے اب چھ پوائنٹ ہو گئے اور کھیل زور شور اور جوش سے بقیہ وقت کیلئے ہوتا رہا مگر کسی طرف سے مزید کوئی پوائنٹ نہ ہو سکا۔ بالآخر شعیب کی ٹیم چھ پوائنٹ کر کے مقابل کی ٹیم سے ایک پوائنٹ پر جیت گئی۔

اب شعیب صاحب کی خوشی کی تو کوئی حد نہ رہی۔ کھیل ختم ہونے پر جب گھر آیا تو خوشی خوشی اور جذبہ سے بار بار کہنے لگا۔ ابو۔ ابو آج یہ واقعہ ہوا ہے آپ کے بتائے ہوئے طریق پر چلا اور یہ مشکل پیش آ گئی۔ دعا کی اور بالآخر یہ صورت پیدا ہوئی۔ سارا واقعہ سنا کر کہنے لگا ہاں ہاں ابو! اللہ ہے۔ اللہ سنتا ہے۔ میں نے اللہ سے دعا کی تو کسی کو بتایا بھی نہ تھا۔ خاموشی سے اللہ سے مدد مانگی اور قبول ہو گئی اور ہماری ٹیم جیت گئی۔

مکرم عزیز اللہ صاحب نے جب اپنے بیٹے کا یہ سارا واقعہ قبولیتِ دعا کا سنایا تو میں نے بڑے غور اور انہماک سے ان کے چہرہ کو دیکھا۔ ان کی امی عزیزہ خالدہ جو پاس ہی بیٹھی تھیں، کی کیفیت کا نظارہ کیا تو معلوم ہوا کہ اس قدر خوشی انہیں محسوس ہو رہی ہے کہ بہت بڑی دولت ان کو مل گئی۔ کیا شک ہے۔ خدا سے بڑھ کر اور کون سی دولت ہو سکتی ہے۔ جس کو یہ دولت مل جائے اسے اور کیا چاہیئے۔

ع خدا داری چہ غم داری

خدا کرے ہمارے سب بچوں کو اور بڑوں کو یہ دولت ہمیشہ نصیب رہے اور ہمارا خدا اپنے فضل و کرم سے ہماری نصرت ہر میدان میں فرماتا ہے۔

بقیہ: لوڈ شیڈنگ

بچانے کے لئے رضا کارانہ طور پر اس کے غیر ضروری استعمال کو روکنا ہم سب کا فرض ہے۔ یاد رہے کہ ایک صارف اگر ایک کلوواٹ بجلی کی بچت کرتا ہے تو اس کے نتیجے میں بجلی کے نظام میں ایک کلوواٹ بجلی زیادہ حاصل ہوتی ہے جس سے لامحالہ ملک کے صنعتی اور زرعی شعبوں کو فائدہ پہنچتا ہے اور ان شعبوں کی پیداوار میں اضافے سے بالآخر ملک کے ہر شہری کو ہی فائدہ ہوتا ہے۔

بجلی کی بچت کی زیادہ ضرورت گھریلو شعبے میں ہے جہاں گزشتہ چند برسوں سے اضافے کی شرح ۳۰ فیصد سالانہ ہے جو ایک عالمی ریکارڈ ہے۔ ایک اعتبار سے یہ خوشگوار پہلو بھی ہے کہ اس سے عام آدمی کی حالت بہتر ہونے کا ثبوت ملتا ہے لیکن اس کا نقصان دہ پہلو یہ ہے کہ گھریلو اور تجارتی شعبے میں بجلی کا بے پناہ اور ضرورت سے زیادہ استعمال غیر پیداواری ہے اور اس رجحان کی وجہ سے صنعت اور زراعت کے پیداواری شعبے اپنے اہداف پورے نہیں کر پاتے جس سے قومی نقصان ہوتا ہے اور اس کا اثر عام آدمی پر بھی پڑتا ہے جیسا کہ حال ہی میں واپڈا کے چیئرمین نے بتایا ہے۔ واپڈا کے نظام سے بجلی حاصل کرنے والے تقریباً ۷ لاکھ صارفین اگر سو واٹ کا صرف ایک بلب نہ جلائیں تو روزانہ ۷۰۰ میگاواٹ بجلی کی بچت ہو گی جو موجودہ لوڈ شیڈنگ کے تقریباً نصف کے برابر ہے۔ اس طرح صارفین کا رضاکارانہ تعاون لوڈ شیڈنگ اور صنعتی اور زرعی شعبوں پر اس کے اثرات کو کم کرنے کے سلسلے میں دور رس نتائج کا حامل ہو سکتا ہے۔

پیداواری وسائل میں اضافہ

محدود مالی وسائل کے باوجود واپڈا بجلی کے پیداواری وسائل کو بڑھانے کے لئے کوشاں ہے۔ موجودہ منتخب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حکومت کو نجی شعبے میں بھی بجلی کی پیداوار کے منصوبوں کی تعمیر کا آغاز کرنے کے سلسلے میں اہم کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ اس کے پیش نظر یہ حوصلہ افزا امید پیدا ہوئی ہے کہ آئندہ تین چار سال میں ملک کے سرکاری اور نجی شعبوں میں بجلی کی پیداواری صلاحیت میں تقریباً ۵۴۰۰ میگاواٹ مزید اضافہ ہوگا۔ اس طرح لوڈ شیڈنگ سے نجات حاصل ہو سکے گی۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ منتخب حکومت نے قومی مفاد اور عوام کی سہولت کے لئے بجلی کے وسائل کو ترقی دینے کی طرف جو بھرپور توجہ دی ہے اس کی بدولت آئندہ ۴۲ مہینوں میں ۵۴۰۰ میگاواٹ پیداواری صلاحیت کا اضافہ ہوگا۔ بجلی کی پیداواری صلاحیت کا یہ اضافہ اتنی ہی استعداد کا ہوگا جتنا کہ قیام پاکستان کے بعد سے گزشتہ ۴۲ سال کے دوران ہوا ہے۔

امید ہے کہ اس اہم قومی موڑ پر آپ واپڈا سے تعاون کریں گے اور مندرجہ بالا حقائق سے اپنے عزیز و اقارب اور دوست احباب کو بھی آگاہ کریں گے تاکہ ان کو بھی اصل صورت حال کا علم ہو سکے اور وہ بھی رضاکارانہ طور پر بجلی کے استعمال میں کمی کر کے واپڈا سے پورا تعاون کریں۔

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ (۱۵) یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر ۲۷۲۹۰: - میں محمد طفیل ولد فقیر محمد صاحب قوم راجپوت پیشہ کاشتکاری عمر ۶۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۶۹ ر-ب گھسیٹ پورہ ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۸/۳/۸۹ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (۱) زرعی اراضی پندرہ کنال چک ۶۹ ر-ب گھسیٹ پورہ مالیتی ایک لاکھ روپے - اس وقت مجھے مبلغ ۲۵۰۰/- روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد- محمد طفیل ولد فقیر محمد چک 69 ر-ب گھسیٹ پورہ براستہ کھڑیانوالہ ضلع فیصل آباد۔ گواہ شد نمبر۱ محمود احمد وصیت نمبر ۱۶۵۴۴ گواہ شد نمبر۲- سردار محمد ولد نور احمد چک نمبر ۶۹ گھسیٹ پورہ ضلع فیصل آباد۔

مسل نمبر ۲۷۳۰۵: - میں ناصر احمد بھلی ولد چوہدری عنایت اللہ قوم جٹ بھلی پیشہ طالب علم عمر ۱۶½ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۵/۱ دارالیمن وسطی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۱/۱۰/۸۹ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے - اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰/- روپے ماہوار بصورت وظیفہ از جامعہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ناصر احمد بھلی ۵/۱ دارالیمن وسطی ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱- صوبیدار میجر برکت علی وصیت نمبر ۱۲۱۶۳ گواہ شد نمبر۲- عنایت اللہ وصیت نمبر ۱۶۷۵۲-

مسل نمبر ۲۷۳۰۶: - میں مبارک بی بی بیوہ چوہدری عزیز احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۷۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۹/۲ باب الابواب ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۷/۷/۸۹ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے - (۱) حق مہر ۱۰۰/- روپے وصول شدہ (۲) زیور چاندی ۲½ کلوگرام مالیتی ۱۲,۵۰۰/- روپے (۳) زرعی زمین ۳ ایکڑ ترکہ از والدہ ½ ۱ کنال زرعی زمین ترکہ خاوند یہ زرعی زمین چک ج-ب ۸۸ ضلع فیصل آباد میں واقع ہے اس کی کل مالیت ۱,۲۸,۰۰۰/- اس وقت مجھے مبلغ ۵,۰۰۰/- روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ مبارک بی بی بیوہ چوہدری عزیز احمد صاحب ۹/۲ محلہ باب الابواب ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱- عبدالسلام وصیت نمبر ۱۲۵۰۴۔ گواہ شد نمبر۲ رانا محمد احمد پسر موصیہ۔

مسل نمبر ۲۷۳۰۷: - میں بشریٰ نساء زوجہ ملک صادق الحسن صاحب قوم مغل برلاس پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲/۲۰ دارالعلوم جنوبی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۳/۱۰/۸۹ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے - (۱) حق مہر بذمہ خاوند ۵۰۰/- روپے (۲) کلائی گھڑی مالیتی ۳۰۰/- روپے (۳) طلائی کوکا مالیتی ۱۰۰/- روپے - اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت خرچہ وغیرہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی - اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ بشریٰ نساء زوجہ ملک صادق الحسن ۲/۲۰ دارالعلوم جنوبی ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱- مقبول احمد خالد وصیت ۲۳۱۹۵۔ گواہ شد نمبر۲- حبیب احمد پسر موصیہ۔

مسل نمبر ۲۷۳۰۸: - میں راحت منصورہ بھٹی بنت عبدالحمید بھٹی قوم بھٹی پیشہ طالب علم عمر ۱۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فاروق آباد ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۳/۷/۸۹ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے - (۱) ایک عدد طلائی انگوٹھی وزنی ۲ ماشہ مالیتی ۱۰۰/- روپے (۲) گھڑی ۱۵۰/- روپے اس وقت مجھے مبلغ ۵۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ راحت منصورہ بھٹی محلہ گرونانک پورہ فاروق آباد ضلع شیخوپورہ گواہ شد نمبر۱- عبدالحمید بھٹی والد موصیہ گواہ شد نمبر۲- محمد اکرم ڈار ولد محمد رمضان ڈار فاروق آباد۔

سستے پلاٹ اور کالونی میں سب سے بلند مقام پر

کہکشاں ہاؤسنگ سکیم

حکومت پاکستان سے منظور شدہ
(مجید بلاک)

اپنی تمام سہولتوں کیساتھ کمرشل و رہائشی پلاٹس کو اپنی پوری صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے اس سکیم کو ہر طرح سے خوبصورت بنا رہے ہیں کہکشاں ہاؤسنگ سکیم میں نہایت کم قیمت پر پلاٹوں کی فروخت جاری ہے مندرجہ ذیل پلاٹوں کی خرید و فروخت کیلئے پتہ ذیل سے رابطہ کریں

۱۷ تا ۳۰، ۱۸۱ تا ۱۹۹، ۲۰۱ تا ۲۱۲ —
— ۲۲۳ تا ۲۲۷، ۱ تا ۶، ۲۳۸، ۲۳۹ اور ۲۵۳ تا ۲۹۹ —

عبدالمجید معرفت رزاق ریفریجریشن سروس ریلوے روڈ ربوہ

حبوب مفید اٹھرا

HABOOB-I-
MUFEED-I-ATTHRA

۲۰ گرام — ۱۵/- روپے
۶۰ گرام — ۴۵/- روپے

NASIR ناصر

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کام کی باتیں

ایک پنتھ دو کاج

چوہدری مبارک مصلح الدین احمد

اگر ایک ہی تدبیر سے دو کام سنور جاویں تو اسے کہتے ہیں ایک پنتھ دو کاج ۔ خاکسار کے والد صاحب حضرت صوفی غلام محمد صاحب (اللہ تعالٰی آپ سے ہمیشہ خوش رہے) اس کا خوب استعمال کرتے تھے اور دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہوئے جب بھی کوئی کام کرتے خواہ دنیاوی کام ، نیت دین کی رکھتے ۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ دنیوی علم حاصل کرنے کے لئے دینی علم کو سیڑھی بناؤ ، اور جب بھی کوئی کام کرو دنیا کے ساتھ دین بھی شامل رکھو تاکہ اصل مقصود اوجھل نہ ہو۔ اور ایک پنتھ میں دو کاج ہو جاویں ۔

مثال کے طور پر انگریزی زبان IMPROVE کرنے کا طریق آپ یہ استعمال کیا کرتے تھے کہ بچے سے کہا قرآن کریم کی تلاوت کے بعد انگریزی ترجمہ والے قرآن کریم سے آیات کا ترجمہ سناؤ اور جو مشکل الفاظ ہوتے ان کو ایک کاپی میں تین کالم بنا کر نوٹ کرتے جاؤ :۔ عربی لفظ ، انگریزی میں ترجمہ ، اردو میں ترجمہ ۔ جب پانچ چھ سیپارے اس طرح ہو جاتے تو پھر اس VOCABULARY والی کاپی کو CONSULT کرنے کی ضرورت نہ رہتی اور بچہ از خود ترجمہ سمجھتا جاتا ۔ اسطرح بچے کی تلاوت اور انگریزی READING چیک ہو جاتی اور اس کی خاصی مشق ہو جاتی اور قرآن کریم کا ترجمہ ، عربی الفاظ اور انگریزی الفاظ کے معانی جلد سمجھ آتے جاتے ۔ گویا انگریزی بھی IMPROVE ہو جاتی اور دینی علم بھی حاصل ہوتا جاتا ۔

کبھی کبھی دیباچہ انگریزی INTRODUCTION سے حصہ متعلقہ LIFE OF MOHAMMAD کے پیراگراف بچے سے سنتے جس کا وہ ساتھ ساتھ اپنے الفاظ میں ترجمہ بھی کرتا جاتا اور پھر اردو دیباچہ سے متعلقہ پیرا سنواتے جس سے بچہ کو نہ صرف اپنی خامیوں کا بھی علم ہوتا جاتا بلکہ قرآنی تعلیم اور سیرۃ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پڑھنے کی توفیق ملتی جاتی اس طرح ایک پنتھ میں کئی کاج ہو جاتے ۔

حضرت والد صاحب گھر میں روزانہ درس کا اہتمام کرتے تھے اور کسی بچے سے کہہ کر بعض اقتباسات سنواتے اور جہاں کسی شہر ، ملک یا واقعہ کا ذکر آتا فوراً گلوب یا اٹلس سے وہ جگہ بتاتے اور ساتھ کے ساتھ تاریخ اور جغرافیہ کا بہت سا علم دیتے جاتے ۔ اس طرح دینی علم کے ساتھ ساتھ بچوں کو دنیوی علم بھی ملتا جاتا ۔

آپ اخبار میں کوئی غیر معمولی خبر از قسم ، نئی دریافت ، طوفان ، بارش ، زلزلہ ، عالمی مقابلہ گیمز ، انقلاب ، عدالتی فیصلہ ، سیکیورٹی کونسل کی کارروائی ، اغوا ، معاہدہ وغیرہ بچوں کو گھر آکر بتاتے اور اکٹھا کر کے کسی بچے سے وہ خبر سنواتے اور پھر اس علاقہ ، ملک واقعہ وغیرہ پر روشنی ڈالتے ، اس طرح ایک ہی پنتھ میں کئی کاج سنور جاتے ۔

دعا ہے کہ اللہ تعالٰی ہم سب کو حکمت سے کام لیتے ہوئے آسان اور سہل طریق اختیار کرتے ہوئے دین و دنیا ہر دو کو سنوارنے کی توفیق عطا فرمائے ۔ اے اللہ تو ایسا ہی کر ۔

اعلیٰ باسمتی چاول

جب سے گورنمنٹ نے باسمتی چاول کی ایکسپورٹ کی اجازت دی ہے ۔ ادارہ شفا میڈیکو نہایت اعلیٰ کوالٹی کا چاول ایکسپورٹ کر رہا ہے ۔ کوالٹی کے لحاظ سے یہ چاول ملک کے اندر اور ملک کے باہر نہایت مقبول ہے ۔

غیر ممالک میں جو اصحاب چاول امپورٹ کرنا چاہیں وہ ہم سے رابطہ کریں ۔

اسی طرح ہم وافر مقدار میں کرنل باسمتی ۔ ۳۷۰ باسمتی اور ۳۸۵ باسمتی پرانی اور نئی فصل نقد خریداری کرتے ہیں ، جو اصحاب اپنا مال فروخت کرنا چاہیں ہم سے رابطہ کریں ، مگر اس بات کا خیال رہے کہ ہم صرف اعلیٰ کوالٹی کے مال کے ہی خریدار ہیں

شفا میڈیکو
چوک شفا میڈیکو ۔ نزد میو ہسپتال ۔ لاہور
فون ۶۳۶۹۳ - ۲۲۳۴۶۲
ٹیلیکس نمبر SHIFA PK ۴۴۳۸۹ ٹیلی فیکس ۲۲۸۵۹۶

خبریں

ملکی خبریں

○ پیپلز پارٹی کے راہنما ملک غلام مصطفیٰ کھر نے اعلان کیا ہے کہ پیپلز پارٹی چند دن انتظار کرے تو میں پنجاب کو نواز شریف سے نجات دلا دوں گا ۔ انہوں نے کہا کہ میرا مشن گھونسلا توڑے بغیر کوے کے انڈے نکالنا ہے ۔

○ کراچی میں متحدہ اپوزیشن کے جلسہ کے لئے ایشیا کا سب سے بڑا اسٹیج تیار کر لیا گیا ہے ۔ اپوزیشن نے متنبہ کیا ہے کہ اگر جلسہ میں رکاوٹ ڈالی گئی تو حالات کی ذمہ داری حکومت پر ہو گی ۔

○ گوجرہ میں ڈکیتیوں اور قتل کے خلاف احتجاج کرنے والے جلوس اور پولیس کے درمیان ہنگامہ آرائی چوتھے روز بھی جاری رہی ۔

○ چائے پر درآمدی ڈیوٹی کم کر کے ۴۰ فی صد کر دی گئی ہے ۔

بقیہ : ارشادات امام رابع

ہے کہ زندگی کے عملی حصے کو کام میں لگایا جائے ۔ طاقت کا زمانہ یہی ہوتا ہے ، جس کو ہمارے نوجوان حصول تعلیم میں ضائع کر دیتے ہیں ، عورتوں کے متعلق مشہور ہے ، بیسی گھیسی یعنی عورت بیس سال کی ہوئی تو بوڑھی ہوئی ۔ مرد کے کام کا وقت بھی بیس سے چالیس سال تک کا ہوتا ہے ، اور اگر اس میں سے ۲۵ - ۲۶ سال تیاری پر لگا دیئے جائیں تو پھر آدھا کام ہوگا ، حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ پڑھائی میں یا سکول میں اتنا وقت خرچ کر دیتے ہیں ، ان کے ذہن کند ہو جاتے ہیں اور کسی بڑے کام کرنے کی ان میں طاقت ہی نہیں رہتی ، جب کسی بڑے کام کے کرنے کا وقت آتا ہے تو ان کی طاقت کمزور ہو جاتی ہے ، جن لوگوں نے کام کرنا ہوتا ہے ، وہ علم سے کام لیتے ہیں ، اور تھوڑے سے سرمایہ سے زیادہ کام کرنا جانتے ہیں ، انہیں محنت کی عادت ہوتی ہے ، وہ جب کوئی بڑا کام کرنے کا فیصلہ کر لیتے ہیں تو پھر علم اور دولت کا خیال نہیں کرتے کہ وہ کس قدر ہیں بلکہ وہ کام پر لگ جاتے ہیں ، اور دنیا میں اپنا نام پیدا کر لیتے ہیں ۔"

(خطاب حضرت فضل عمر ۱۲ ، فروری ۱۹۵۱ء)

غیر ملکی خبریں

○ مقبوضہ کشمیر میں صورتحال بہت کشیدہ ہے ۔ ہنگاموں کے درمیان فائرنگ کے نتیجے میں آخری اطلاعات کے مطابق اب تک ۵۱ افرادِ جان بحق ہو چکے ہیں ۔ اور ۳۰۰ سے زائد زخمی ہوئے ہیں ۔ نئی دہلی کے مطابق کل ۱۰ علاقوں میں مکمل کرفیو نافذ کر دیا گیا ہے ۔ عوامی مجلس عمل مقبوضہ کشمیر کے چیئرمین نے تمام ملکوں خاص طور پر اقوامِ متحدہ سے اپیل کی ہے کہ وہ مقبوضہ کشمیر میں امن و امان قائم کرنے میں مدد دیں ۔

○ یوگوسلاویہ کی کمیونسٹ پارٹی کی اجارہ داری ختم کر دی گئی ہے ۔ جسکا فیصلہ بوڈاپسٹ میں ایک ہنگامی اجلاس میں کیا جو تین دن جاری رہا ۔ بلغراد میں کثیر تعداد میں لوگ خوشیاں مناتے ہوئے گلیوں میں نکل آئے ۔

○ آذر بائیجان میں بھی صورتحال بہت کشیدہ ہے ۔ چند روز قبل جو آذر بائیجانی کی روسی فوج کی فائرنگ سے ہلاک ہوئے تھے جب انکے ۴۰ جنازے اٹھے تو شہر کی گلیوں میں ایک کہرام مچا ہوا تھا ۔ نوحہ کرنیوالے اپنے کپڑے پھاڑ رہے تھے اور بال نوچ رہے تھے ۔ ۱۰ لاکھ کے مجمع نے شہر میں مظاہرہ کیا ۔ تاہم فوج نے ہنگامی حالات کے اعلان کے باوجود شہریوں کے جنازے میں شمولیت اور تدفین کے پروگرام میں مداخلت نہیں کی اور فاصلے پر موجود رہے آذر بائیجان کی مقامی حکومت نے الزام لگایا ہے کہ روسی فوج نے بلا جواز آذر بائیجان میں گھس کر شہریوں کا قتل عام کیا ہے اور اگر ماسکو نے اپنی فوجیں نہ نکالیں تو حکومت ریفرنڈم بھی کرا سکتی ہے ۔

عورتوں اور بچوں کے مشہور معالج
۱۹۱۱ء سے مصروفِ خدمت

مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)

• گوجرانوالہ فون ۴۴۸۴۴ • ربوہ فون ۹۰۶
• قلعہ کالروالہ • ملتان • کراچی